مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
5 دسمبر، 2025ء (13 جمادی الاُخریٰ، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:1، سورۂ بقرہ:108)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی!

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)



GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033



FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔[1]

بروزِ جُمعہ پڑھے جو درود اور صَلَوات — نہ ہووے کیونکر اُسے نارِ دوزخی سے نجات
دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر درود شریف — نہ ہووے حشر تلک بھی بر آورِ حاجات
درودِ جمعہ بِلا واسطہ پہنچتا ہے — بگوشِ پاکِ جنابِ نبی سِتُودہ صفات[2]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:108)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال

---

1 ...ابو داؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، صفحہ:326، حدیث:2042۔
2 ...کافی کی نعت، صفحہ:41 ملتقطاً۔

کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور جو ایمان کے بدلے کُفْر اِختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کے چند شانِ نزول

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 1، سُورۂ بقرہ، آیت: 108 سننے کی سَعَادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول کیا ہے؟ اِس تَعَلُّق سے چند روایات کُتُبِ تفسیر میں ہمیں ملتی ہیں۔ مثلاً: ❁ ایک روایت یہ ہے کہ بعض غیر مسلموں نے کہا: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ہم پر اُترے، ہم اُسے پڑھا کریں، یا پھر ہمارے لیے نہریں جاری کر دیجیے! ہم آپ پر اِیمان لائیں گے۔ ❁ علّامہ اِبْنِ اَبِی حاتِم رحمۃُ اللہِ علیہ نے روایت ذِکْر کی کہ غیر مسلموں نے کہا: اگر اللہ پاک خُود تشریف لائے، ہم اُسے آنکھوں سے دیکھ لیں، (تب کلمہ پڑھیں گے)۔ ❁ حضرت مُجَاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے، قُرَیش نے کہا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے لیے صَفَا پہاڑ کو سونے کا بنا دیجیے![1]

❁ پارہ 15 سورۂ بَنِیْ اِسْرَائِیْل میں اللہ پاک نے فرمایا:

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان:** اور انہوں نے کہا: ہم تم پر ہر گز اِیمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو یا تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی

1 ... تفسیر طبری، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 108، جلد: 1، صفحہ: 530، رقم: 1783، 1782، 1780۔

عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ

(پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:90-93)

باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کر دو یا تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گِرا دو جیسا تم نے کہا ہے یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہر گز ایمان نہ لائیں گے، جب تک ہم پر کوئی ایک کتاب نہ اُتارو، جو ہم پڑھیں۔

یہ کفّار کے 6 سُوال ہیں: (1): ہمارے لیے زمین سے چشمہ بہا دیجیے! (2): آپ کھجوروں اور انگوروں کے مالِک ہوں، جن کے درمیان نہریں بہیں (3): ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گِرا دیجیے! (4): اللہ پاک اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آیئے! (5): آپ کے لیے سونے کا گھر ہو (6): ہم پر کوئی کتاب اُترے، جس میں بیان ہو کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ اگر ایسا کریں گے تو ہم اِیمان لے آئیں گے۔ غیر مسلموں نے جب ایسے سُوالات اور غلط سلط مُطالبات کیے، اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔[1]

آیتِ کریمہ کی مُختَصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم

[1]... تفسیر طبری، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، زیرِ آیت:93، جلد:8، صفحہ:149 خلاصۃً۔

سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُؕ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:108)	اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے۔

یعنی اے لوگو! رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمہاری ہدایت کے لیے تشریف لائے ہیں، کیا تم اِن سے ایسے ہی سُوال کرو گے، جیسے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السَّلام سے سُوالات ہوئے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کو یہود نے کہا تھا:

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (پارہ:1، سورۂ بقرہ:55)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم ہر گز تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خُدا کو نہ دیکھ لیں۔

ایک مرتبہ یہود نے کچھ لوگوں کو بُت پرستی میں مُبْتَلا دیکھا تو بولے:

یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌؕ (پارہ:9، سورۂ اعراف:138)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک مَعْبُود بنا دو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔

یعنی اے موسیٰ! جیسے اِن لوگوں نے خُدا بنا رکھے ہیں، ہمیں بھی ایسا خُدا بنا دیجیے!

اللّٰہُ اکبر! غور فرمایئے! یہ کیسے بیہودہ اور بُرے سُوالات تھے۔ اللہ پاک نے فرمایا: کیا اب تم مَحْبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بھی ایسے ہی سُوالات کا اِرادہ رکھتے ہو، جیسے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السَّلام سے سُوالات کیے تھے۔ یادرکھ لو!

وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو ایمان کے بدلے کُفْر اِختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

بھٹک گیا۔	(پارہ:1، سورۂ بقرہ:108)

یعنی اسلام آگیا، قرآن نازِل کیا جارہا ہے، مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُعْجِزَات دِکھا رہے ہیں، اب 2راستے ہیں؛(1):یا تو بندہ حق پرست بنے اور اِیْمان قبول کرلے (2):یا پھر ضِدّی اور ہٹ دھرم بن کر کُفْر کی راہ اِخْتیار کرے۔ فرمایا:جو فضول اور بے معنیٰ مُطالبات کرے، وہ اِیْمان کی بجائے کُفْر کی راہ اِخْتیار کرنے والا ہے اور جو ایسا کرے، وہ سیدھے رستے سے بھٹکنے والا ہے۔

کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رَسُولَ اللہ! | تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سُوئے جَحِیْم | وہ اُن کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
غلام اُن کی عنایت سے چین میں ہونگے | عَدُو حُضور کا آفت میں مُبْتَلا ہو گا[1]

آیتِ کریمہ سے ملنے والے اسباق

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

ایک سُوال اور اس کا جواب

سب سے پہلے تو اس جگہ ایک سُوال ذِہن میں اُٹھتا ہے۔ سُوال ذرا تَوَجُّہ سے سمجھیے! پھر جواب بھی تَوَجُّہ سے سنیے گا۔ ہم نے آیتِ کریمہ کے مختلف شانِ نزول سُنے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مُعْجِزَات طلب کیے گئے ❁ کسی نے کہا: صَفَا پہاڑ کو سونے کا بنادیجیے! ❁ کسی نے کہا: آسمان سے میرے نام کی چِٹّھی اُتار دیجیے! ❁ کسی نے کہا: نہریں جاری کر دیجیے!

غرض یہ مختلف قسم کے مُعْجِزَات طلب کیے گئے تھے۔ اِس پر اللہ پاک نے کُفْر کا حکم اِرْشاد فرمایا کہ ایسے بے تکے سُوالات کرنا کفر اِخْتیار کرنا ہے۔

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:52، 54 ملتقطاً۔

سُوال ذِہن میں اُبھرتا ہے کہ مُعْجِزات طلب کرنا کُفر کیسے ہو سکتا ہے؟ انبیائے کرام علیہم السّلام کو مُعْجِزات دیئے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ وہ لوگوں کو مُعْجِزات دِکھا کر اپنی نُبُوّت کی دلیل قائِم کریں۔

آپ غور فرمایئے! ❁ یہی مَحْبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ہیں، آپ سے چاند توڑنے کا مطالبہ ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے توڑ کر دِکھا دیا ❁ پتھروں کے بولنے کا مُطالبہ ہوا، پتھروں سے کلمے پڑھوا دیئے ❁ غیب کی خبریں پُوچھی گئیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے غیب کی خبریں سُنا دیں۔

صِدّیقِ اکبر نے مُعْجِزَہ طلب کیا

ایک روایت میں ہے: حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے بھی مُعْجِزَہ طلب کیا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے غیب کی خبر اِرْشاد فرمائی تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ [1]

ٹہنی نے گواہی دے دی

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، اُس نے آپ سے مُعْجِزَہ طلب کیا۔ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: اگر میں سامنے موجود درخت کی ٹہنی کو بُلاؤں تو مجھے نبی مان لوگے۔ وہ بولا: جی بالکل مان لُوں گا۔

فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم، ثُمَّ قَالَ: اِرْجِعْ، فَعَادَ، فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم: 3398، عبد اللہ.... ابو بکر الصدیق خلیفۃ الرسول ... الخ، جلد: 30، صفحہ: 30 خلاصۃً۔

یعنی محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی ایک ٹہنی کو بُلایا، وہ ٹہنی اپنی جگہ سے خُود ہی کٹی اور اُچھلتی ہوئی خِدمتِ سرکار میں حاضِر ہو گئی، پھر فرمایا: واپس اپنی جگہ چلی جا۔ حکم پاتے ہی ٹہنی واپس گئی اور اپنی جگہ پر جا کر دوبارہ پہلے کی طرح جُڑ گئی۔ یہ مُعْجِزَہ دیکھا تو وہ اعرابی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا | ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا
بنایا تمہیں حق نے مختار و حاکم | وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمہارا[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھیے! یہ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ سے جس قسم کے معجزے کا مطالبہ ہوا، آپ نے دِکھا دیا۔ سُوال ہے: **معجزہ طلب کرنا تو کفر نہیں ہوتا**، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چاند توڑ کر دِکھا سکتے ہیں تو غیر مسلموں نے جب صفا پہاڑ کو سونے کا بنانے کا مطالبہ کیا تو اب اُن پر کُفْر کا حکم کیوں لگا دیا گیا؟

امام فخر الدِّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سُوال کا جواب دیا ہے، بہت سیکھنے کی بات ہے، فرماتے ہیں: یہ کفّار جو مُعْجِزَہ طلب کر رہے تھے، یہ بطورِ دلیل نہیں مانگ رہے تھے بلکہ ضِدّ اور ہٹ دھرمی کے لیے معجزے مانگ رہے تھے۔

بات جو کہہ رہے تھے، وہ اگرچہ کُفریہ نہیں تھی مگر اُن کے لہجے گستاخانہ تھے، ان کے طریقے ہٹ دھرمی والے تھے۔ جو کُفْر کا حکم لگایا گیا، وہ ان کے اسی گستاخانہ لہجوں پر لگایا گیا اور رَبّ نے بتادیا:

وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:108)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو ایمان کے بدلے کُفْر اِختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

1 ...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:829، حدیث:3627۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:27-29ملتقطاً۔

گویا فرمایا جارہا ہے: جو تو ماننے کی نِیّت سے آئے، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چاند بھی 2 ٹکڑے کرکے دِکھا دیں گے۔ اگر گستاخانہ لہجے اپناؤ گے، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور ضِدّ وہٹ دھرمی کرو گے تو یہ لہجے ہرگز قبول نہ ہوں گے۔ ایسے انداز کُفریہ ہیں۔ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہی ایسا کرتے ہیں۔

لہجے بھی گستاخانہ ہو سکتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے مَعْلُوم ہوا؛ یہ ضَروری نہیں کہ لفظ گستاخانہ ہوں، تبھی گستاخی ہوتی ہے۔ اگر لفظ ٹھیک ہوں، سچّے ہوں مگر لہجہ گستاخانہ ہو جائے، اس سے بھی گستاخی ہو جایا کرتی ہے۔ دیکھیے! قرآنِ کریم سے اس کی ایک مثال عرض کروں: اللہ پاک کے نبی ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السَّلام۔ اُولُو العَزْم نبی ہیں، بہت ہی اُونچی شان والے نبی ہیں، 9 ویں پارے میں واقعہ ہے، آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا:

رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ (پارہ:9، سورۂ اعراف:143)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے ربّ! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

اللہ پاک نے فرمایا:

لَنْ تَرٰىنِیْ (پارہ:9، سورۂ اعراف:143)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا

یہاں دیکھیے! حضرت موسیٰ علیہ السَّلام اللہ پاک کے دِیدار کا مطالبہ فرمارہے ہیں، ان کے اِس مطالبے پر کیا ہوا؟ رَبِّ کریم نے کوہِ طُور پر اپنی صفات کی ایک ذرا تجلّی نازِل فرمادی۔

اب یہی مطالبہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے بھی کیا تھا۔ وہ کہنے لگے:

یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے موسیٰ! ہم ہرگز

جَهْرَةً (پارہ:1، سورۂ بقرہ:55)	تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں۔

اُن کے اِس مطالبے کا نتیجہ کیا ہوا...؟ اللہ پاک نے فرمایا:

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝۵۵ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:55)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں کڑک نے پکڑ لیا۔

اللہُ اکبر! دیکھیے! مطالبہ ایک ہی جیسا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السَّلام بھی اللہ پاک کے دیدار کے طلب گار تھے، بنی اسرائیل بھی دِیدارِ اِلٰہی ہی کا مطالبہ کر رہے تھے مگر فرق لہجوں کا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے شوقِ دِیدارِ اِلٰہی میں نہایت اَدَب کے ساتھ عرض کیا تھا۔ جبکہ بنی اسرائیل دھمکی والے لہجے میں بول رہے تھے کہ دِکھاؤ تو مانیں گے، ورنہ نہیں مانیں گے۔ یہ دھمکی والا جو لہجہ تھا، یہ گستاخی بھرا تھا، لہٰذا اُن گستاخوں پر فوراً ہی عذاب اُتر گیا۔(1)

پتا چلا؛ اللہ پاک کی شان ہو، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بات ہو، انبیائے کرام علیہم السَّلام کا ذِکرِ خیر ہو، اِس میں ہم نے اَلفاظ تو نہایت ادب والے استعمال کرنے ہی کرنے ہیں، ساتھ ہی ساتھ لہجے بھی ادب والے رکھنے ہیں۔ کیونکہ بات سچی بھی ہو، اگر لہجہ گستاخانہ ہو جائے تو تب بھی گستاخی ہو جایا کرتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام، صحابۂ کرام، اولیائے کرام، تمام تر مُقَدَّساتِ دینیہ کا ادب و احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(1)... تفسیر روح البیان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیر آیت:55، جلد:1، صفحہ:141 مفصلاً۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یااِلٰہی!

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ بقرہ کی آیت:108 سے دوسرا سبق جو ہمیں سیکھنے کو ملا، وہ ہے: **عمل کا جذبہ۔**

عِلْمِ نفسیات میں ایک اِصطلاح بولی جاتی ہے: ***Argumentative personality*** (آرگُومینٹیٹِو پرسَنیلِٹی یعنی جھگڑالو مزاج بندہ)۔ ایسے لوگ ہمارے ہاں بھی پائے جاتے ہیں۔ حق اور سچ بات پر چاہے جتنے بھی دلائل قائِم کر لیے جائیں، یہ بس کیڑے ہی نکالنے میں لگے رہتے ہیں، سچ بات ماننے کو کسی صُورت تیار ہی نہیں ہوتے۔ بس شرطیں ہی لگاتے رہتے ہیں: بات تو ٹھیک کہتے ہو، یُوں کرو تو مان لوں گا، وُوں کرو تو مان لُوں گا۔

ایسے لوگوں کو کہتے ہیں: ***Argumentative personality*** (آرگُومینٹیٹِو پرسَنیلِٹی جھگڑالو مزاج بندہ)۔ غیر مسلموں کی بھی یہی طبیعت تھی۔ یہ حق بات کو ماننے کے لیے خوامخواہ کی شرطیں لگاتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ بدبخت کہنے لگے:

اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ (پارہ:11، سورۂ یونس:15)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ۔

یعنی چلو! بات تو ٹھیک ہے۔ ہم مان لیتے ہیں کہ آپ اللہ پاک کے نبی ہیں مگر اس قرآن پر ہم اِیمان نہیں لاسکتے۔ اس کی جگہ کوئی اور قرآن لے آیئے، تب ہم مان لیں گے۔

اَوْ بَدِّلْهُ ؕ (پارہ:11، سورۂ یونس:15)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: یااسے تبدیل کردو۔

یعنی یا پھر یُوں کیجیے کہ اسی قرآن میں کچھ تبدیلیاں کر دیجیے! تب ہم کلمہ پڑھ لیں گے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه...!! کیسی بدبختی کی بات ہے۔ قرآن سامنے آچکا ہے، دلائل

قائم کر دیئے گئے ہیں، حق بالکل واضِح ہو چکا ہے، اب مان لو...!! خواہ مخواہ میں بَس بہانے خوریاں ہی کرتے رہنا کہاں کی عقل مندی ہے؟ جبکہ یہ حق ہے تو یہی قرآن کیوں نہیں مان لیتے؟ اُن کی یہی طبیعت تھی، اسی طبیعت اور بُری خصلت کی وجہ سے یہ لوگ مختلف قسم کے اُلٹے پُلٹے مطالبے کرتے رہا کرتے تھے۔

اللہ پاک نے فرمایا:

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُؕ

(پارہ:1، سورۂ بقرہ:108)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے۔

اس آیت میں مرکزی طور پر ہمیں یہی سمجھایا گیا ہے کہ حق واضِح ہو جائے تو اب عَمَل کرنے والے بنو...!! اللہ پاک نے جو آیات اُتار دِی ہیں، اب اُس سے ہٹ کر مطالبے نہ کرو! بلکہ چُوں چرا کیے بغیر اِن پر عَمَل پیرا ہو جایا کرو...!![1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سبق ہم نے سیکھنا ہے۔ جب بھی حکم دیا جائے، اب اس میں شرطیں نہ لگائیں، یُوں ہوتا تو مان لیتا، وُوں ہوتا تو مان لیتا۔ ایسا نہ کریں۔ جو حکم دیا گیا ہے، بَس اس پر عَمَل کرنا شروع کر دیں۔ **شیخِ طریقت، امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ بڑی پیاری بات فرمایا کرتے ہیں: اَسِی سَوْچَنْ والے نَئیں، مَنَّن وَالے آں۔ یعنی ہم سوچنے والے نہیں، ماننے والے ہیں، جو حکم ہوتا ہے بس مانتے ہیں، خواہ مخواہ عقل کے گھوڑے دوڑانے میں نہیں پڑتے۔ بس اسی میں بھلائی ہے۔ یہی انداز ہمیں اپنانا چاہیے۔ امیر اہلسنت بارگاہِ

---

1 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:108، جلد:1، صفحہ:483 خلاصۃً۔

اِلٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

عَمَل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! | گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
ہو اَخلاق اچّھا، ہو کردار سُتھرا | مجھے متّقی تُو بنا یاالٰہی![1]

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا جذبۂ اطاعت کیسا تھا؟ اِس تَعَلُّق سے ایک واقعہ سنیے!

شراب کے مٹکے بہادیئے...!

شراب پہلے حرام نہیں تھی، عرب کے لوگ بڑے شوق سے شراب پیا کرتے تھے، پھر اللہ پاک نے شراب کو حرام قرار دے دیا، اِرْشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾
(پارہ:7،سورۂ مائدہ:90)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اَور بُت اور قسمت مَعلُوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تُم فَلاح پاؤ!

یہ آیت نازِل ہونے سے پہلے چونکہ شراب حلال تھی، اسے پینا گُناہ نہیں تھا، چنانچہ ایک گھر میں کچھ صحابۂ کرام علیہم الرضوان مِل بیٹھ کر شراب پی رہے تھے، جام چل رہے تھے، گلاس ان کے ہاتھوں میں تھے، اسی وقت گلی میں اِعْلان ہوا: اے لوگو...!! بیشک شراب حرام کر دی گئی ہے۔ بس یہ اِعْلان ہونے کی دَیر تھی، اُن صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ہاتھوں میں جو برتن تھے، انہوں نے وہ بھی چھوڑ دیئے اور ساری شراب گلیوں میں بہادی۔[2]

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! کیا خوبصُورت انداز ہے؟ کیسی کمال

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102-104 ملتقطاً۔
2 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب انما الخمر والمیسر...الخ، صفحہ:1147، حدیث:4617 مفصلًا۔

اِطاعت ہے۔ گلی میں صِرف اِعْلان ہوا، ایسی صُورتِ حال ہو تو آدمی خبر کی تَصدِیق کرتا ہے، دیکھتا ہے کہ یہ اِعْلان کرنے والا سچ بھی کہہ رہا ہے یا نہیں، بعض دفعہ زبان سے تعجب کے کچھ الفاظ بھی نکل جاتے ہیں، ایسی خبر سُن کر آدمی چونک جاتا ہے کہ ہاں! یہ کب کا واقعہ ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مگر قربان جائیے کہ وہ لوگ کس شوق اور وارفتگی کے ساتھ قرآنِ کریم کے ساتھ وابستہ تھے...! سُبْحٰنَ الله! بس اِعْلان سُنا اور اطاعت کر لی۔

قبلہ تبدیل ہو گیا

قبلے کی تبدیلی کا واقعہ بڑا مشہور ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اسے ذِکْر فرمایا، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مدینے تشریف لائے تو تقریباً 17 مہینے تک بیتُ المقدَّس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا فرمائی، اس میں ایک حکمت تھی، وہ حکمت پُوری ہو گئی۔ اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تھے کہ کعبہ شریف کو ہی ہمارا قبلہ بنا دیا جائے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھیے! ظہر کی نماز ادا فرما رہے ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اِمامت فرما رہے ہیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان پیچھے حاضِر ہیں، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف صِرف نگاہ اُٹھائی، اُسی وقت عین حالتِ نماز ہی میں حکم آ گیا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:144)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔

اب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے عین حالتِ نماز ہی میں بیتُ المقدّس سے کعبے کی طرف رُخ فرمالیا۔

مدینے شریف میں قبلے کا رُخ اور انداز سے ہے، سمجھانے کے لیے عرض کروں تو یُوں سمجھ لیجیے کہ پہلے رُخِ انور شُمال کی طرف تھا تو اب بالکل اس کی سیدھ میں گھوم کر رُخِ پاک جُنُوب کی طرف فرمالیا۔ یعنی پُورے 180 ڈگری پر رُخ مبارک پھیرا اَور یہ پھرنے کا مُعَاملہ کب ہوا، عین حالتِ نماز میں، ظُہر کی نماز ہے، 2 رکعتیں ادا کی جاچکی ہیں، 2 رہتی ہیں۔ (1)

غور کا مقام ہے! 2 رکعتیں پڑھنے میں دیر کتنی لگتی ہے...؟ ایسا بھی تو ممکن تھا کہ مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حالتِ نماز میں خواہش فرمائی تو نماز پُوری ہونے کے بعد حکم دے دیا جاتا کہ اے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اگلی نماز کعبے کی طرف رُخ کر کے ادا فرما لیجیے! لیکن قربان جائیے! اللہ پاک کو مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی پسند ہے اور رَبِّ کائنات اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش پُوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے، لہٰذا 2 رکعتیں مکمل ہونے کی بھی تاخیر منظور نہ کی گئی، عین حالتِ نماز ہی میں فوراً آپ کی مرضی کو پُورا کر دیا گیا۔

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی | اُن بَھوؤں کی لَطافت پہ لاکھوں سلام (2)

ہمارے ہاں جانتے ہیں کیا ہوتا ہے؟ کبھی جماعت کا وقت تبدیل کرنا ہو، مثلاً پہلے عصر کی نماز 4:15 پر ہوتی تھی، اب 4:00 بجے کرنی ہے، اِمام صاحِب ایک دِن پہلے اس تبدیلی کا اعلان کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے۔ بالفرض امام صاحِب اِعْلان کرنا بُھول جائیں

---

1 ... سبل الہدیٰ، جماع ابواب بعض حوادث...الخ، الباب السادس فی قصہ تحویل القبلہ، جلد:3، صفحہ:370۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:300۔

اور اگلے دِن بغیر اِعْلان کیے ہی جماعت 4:00 بجے کروادیں تو واویلا کھڑا ہو جائے، لوگ اعتراضات شروع کر دیں گے کہ پہلے اِعْلان کیوں نہیں کیا گیا...؟

آپ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کا جذبۂ اطاعت دیکھیے! اللہُ اکبر! وہاں صِرْف جماعت کا وقت نہیں بدلا جارہا، قبلہ ہی تبدیل کر دیا گیا، پیشگی اِطلاع ہونا تو دُور کی بات، عین حالتِ نماز میں تبدیلی ہو رہی ہے، جب نماز شروع کی تھی، رُخ مسجدِ اَقصٰی کی طرف تھا، 2 رکعتوں کے بعد 180 ڈگری پر گُھوم گئے، آخری 2 رکعتیں کعبہ کی طرف رُخ کر کے پڑھی گئیں۔

سوچنے کی بات ہے، نماز کے دوران تو بات کرنے کی اِجازت بھی نہیں ہوتی اور قبلہ تبدیلی کی وحی اُتری ہے، یہ تو صِرْف مَحْبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی جانتے تھے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عین حالتِ نماز میں اپنا رُخِ اَنْور کعبہ شریف کی جانِب کیا تھا، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کو کس نے بتایا تھا کہ رُخِ پاک پھیرنا کس مقصد سے ہے؟ کیسے پتا چلا کہ قبلہ تبدیل کر دیا گیا ہے...؟

یہ جذبۂ عشق تھا، جذبۂ عمل تھا، اُن کی یہ پاکیزہ سوچ تھی کہ ہم نے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اِشاروں پر چلنا ہے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے رُخِ اَنْور پھیر لیا ہے، کیوں پھیرا؟ اِس سے بھی غرض نہیں؟ ❁ پیشگی اِطلاع کیوں نہ دی گئی؟ اس سے بھی غرض نہیں ❁ قبلہ کیوں تبدیل ہوا؟ اس سے بھی غرض نہیں ❁ عین نماز ہی میں کیوں بدل دیا گیا؟ اس سے بھی غرض نہیں۔ بس محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے رُخِ انور پھیر لیا، مسجدِ اقصٰی سے کعبہ شریف کی طرف رُخ فرمالیا، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان بھی اسی جانِب کو گُھوم گئے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے جذبۂ اِطاعت و فرمانبر داری...!! ایسے ہی جذبے کی ہمیں بھی

ضَرورت ہے، اللہ پاک نے حکم کیوں دیا؟ اس سے ہمیں کیا غرض؟ وہ مالِک ہے، وہ جو بھی حکم فرمائے۔ ہمارا کام ماننا ہے۔ بَس مانتے ہی رہیں گے۔

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے جذبۂ اطاعت کا ایک اور واقعہ سنیے!

صحابۂ کرام کی آزمائش کا واقعہ

6 ہجری کا واقعہ ہے، اس سال صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان عمرہ کی نیّت سے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکہ شریف کی طرف روانہ ہوئے، مکہ مکرمہ میں اُس وقت تک غیر مسلموں کی حکومت تھی، لہٰذا صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو حُدَیبِیَہ کے مَقام پر رُکنا پڑا، آخر غیر مسلموں سے ایک مُعاہدہ کیا گیا جسے صُلحِ حُدَیبِیَہ کہتے ہیں۔

اس موقع پر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا اِمتحان لیا گیا، شریعت کا حکم ہے کہ جب احرام باندھا ہو، اس وقت خشکی کے جانوروں کو مارنا، اُن کا شکار کرنا حرام ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان چونکہ عمرہ کی نیّت رکھتے تھے، اِحرام باندھے ہوئے تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میں بہت سے وہ تھے کہ شکار کرنا اُن کے مَعْمُولات کا حِصَّہ تھا، بعض صحابہ تو شِکار کا شوق رکھتے تھے، اب اُس حالت میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا اِمتحان لیا، شِکار کیے جانے والے جانور، چرند، پرند مثلاً ہرن وغیرہ کثرت سے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی سواریوں کے قریب آگئے بلکہ خیموں کے اندر تک گُھس گئے، اس وقت اتنی کثرت سے جانور آئے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان فرماتے ہیں: ان جانوروں کا شِکار کر لینا بلکہ بغیر ہتھیار کے صِرْف ہاتھ سے پکڑ لینا بھی بالکل اِختیار میں تھا۔

اب ذرا غور کیجیے! بندے کو جس کام کا شوق ہو یا جو کام اُس کے مَعْمُولات کا حِصَّہ ہو،

اُس کام سے منع کر دیا جائے اور ساتھ ہی اُس کام کے بہت اَسباب بھی بنا دیئے جائیں، اس حالت میں اُس کام سے رُکنا کس قدر دُشوار ہوتا ہے...!! ہمارے ہاں لوگ ڈاکٹر کے منع کر دینے کے باوُجُود بَرْگر، پیزے، سگریٹ، چائے، کافِی وغیرہ نہیں چھوڑ پاتے مگر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی اِطاعت و فرمانبرداری پر، اُن کے کامِل اِیمان پر قربان جائیے! اُن جانوروں کا شِکار کرنا تو بہت دُور کی بات ہے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے ان جانوروں کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا اور قُدْرت کے اُس امتحان میں پُوری طرح کامیاب ہوئے۔[1]

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے جذبۂ اطاعت...!! ہمارے ہاں ایسا مُعاملہ ہو تو لوگ اپنی بے عملی اور نافرمانی کو تقدیر کے سَر ڈال دیتے ہیں۔ یہ غلط اَنداز ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک کی، اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بے لَوث اِطاعت کریں۔ بس ماننے والے بنیں۔

سایۂ عرش کی طرف جلدی بڑھنے والا

مسلمانوں کی پیاری اَمِّی جان، حضرت عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طَاہِرہ رَضِیَ اللهُ عنہا سے روایت ہے: ایک دِن پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دِن عرشِ اِلٰہی کے سائے کی طرف جلدی بڑھنے والا کون ہو گا؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: اللہ و رسول خُوب جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اُسے قبول کرلیں۔[2]

مِرآۃ المناجیح میں ہے: اس کا ایک معنٰی یہ ہے کہ وہ لوگ کہ جب کوئی اُنہیں حق بات

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:70-71 خُلاصۃً۔

2 ... زھد لامام احمد بن حنبل، زہد عبید بن عمیر رَضِیَ اللهُ عنہ، صفحہ:449، حدیث:2376۔

سُنائے تو اُسے قبول کر لیں اور سُنانے والے کا احسان مانیں، اُسے قبول کرنے میں شرم محسوس نہ کریں، وہ لوگ عرشِ اِلٰہی کے سائے میں جلدی پہنچ جائیں گے۔ (1)

اللہ پاک ہمیں بھی حق بات قبول کرنے اور اس پر عَمَل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک بڑی پیاری دُعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنِیْ اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنِی الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنِیْ اِجْتِنَابَہٗ

ترجمہ: اے اللہ پاک! مجھے حق کو حق دیکھنے اور اس کی پیروی کی توفیق نصیب فرما، باطِل کو باطِل ہی دیکھنے اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ (2)

یقیناً پیارے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو باطِل سے بہت دُور، حق ہی حق کے پیروکار بلکہ خُود سراپا حق ہیں۔ یہ دُعا ہماری تعلیم کے لیے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ وقتاً فوقتاً یہ دُعا مانگا بھی کریں اور اُس کے تقاضے پر عَمَل بھی کیا کریں۔ اللہ پاک توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

القرآن الکریم موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Al Quran Al kareem*** (القرآن الکریم)۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ❁ اور مختلف قاریوں کی آواز میں قُرآنِ کریم سُننے کی سہولت موجود ہے ❁ اِس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سُورۃ یا آیت کو ***Bookmark***

(1) ...مرآۃ المناجیح، جلد:5، صفحہ:365 مفصلاً۔
(2) ...اعانۃ الطالبین، باب الصلاۃ، فصل ممایسن ویندب للمصلی، جلد:1، صفحہ:482۔

بھی کیا جا سکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو ***Bookmark*** کی بدولت بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نماز میں سَدَل مکروہ تحریمی ہے۔

وضاحت: یہ بہت اَہَم مسئلہ ہے، بہت سارے لوگ اس میں غلطی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا سَدَل کیا ہے؟ اسے تَوَجُّہ سے سمجھ لیجئے! سَدَل کا لفظی معنیٰ ہے: لٹکانا۔ شریعت میں کپڑے کو رائج استعمال کے خِلاف لٹکانا سَدَل کہلاتا ہے۔[1] مثلاً: چادر یا شال وغیرہ کندھوں پر اس طرح لٹکا لینا کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے رہیں۔ یہ سَدَل کی ایک صُورت ہے۔[2] ہاں! اگر چادر کے ایک سِرے کو بَل دے کر دوسرے کندھے پر ڈال لیا، جسے بُکَّل مارنا بھی کہتے ہیں، یہ سَدَل نہیں ہے۔ یاد رکھئے! نماز میں سَدَل مکروہِ تحریمی (اور گُنَاہ) ہے اور اس سے نماز **واجبُ الْاِعَادَہ** ہو جاتی ہے (یعنی ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے)۔[3] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے

---

1 ...در مختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، صفحہ: 87 ملتقطاً۔
2 ...فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ)، فتویٰ نمبر: Pin-7368۔
3 ...فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 385۔

کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر آفتوں سے محفوظ ہو گا

یَا وَالِیُ (اے مالک!)

جو کوئی کورے پیالے میں اللہ پاک کا پیارا نام یَا وَالِیُ لکھ کر اُس میں پانی بھر کر گھر کے دروازے اور دیواروں پر ڈالے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! وہ گھر آفتوں سے محفوظ رہے گا۔(1) اللہ پاک ہمیں عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مدنی پنج سورۃ، صفحہ: 256۔